كنا قعوداً حول رسول الله ﷺ معنا ابو بكر وعمر في نفر فقام رسول الله ﷺ من بين اظهرنا فابطا علينا وخشينا ان يقطع دوننا وفزعنا وقمنا فكنت اول من فزع فخرجت ابتغي رسول الله حتى اتيت حائطا للانصار بني النجار رفدرت به هل اجدله بابا فلم اجد فاذا ربيع يدخل في جوف حائط من بير خارجة والربيع الجدول فاحتفزت دخلت على رسول الله ﷺ فقال ابو هريرة فقلت نعم يارسول الله قال ما شانك قلت كنت بين اظهرنا فقمت فابطأت علينا فخشينا فخشينا ان تقطع دوننا...... الخ (مسلم ۱/۵ كتاب الايمان)

(اختصار کی وجہ سے مفہوم بیان کیا جاتا ہے) کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے اور واپس آنے میں دیر کی تو ہم ڈر گئے کہ آپ کو ہم سے جدا کر دیا گیا ہے۔ یہ خیال کر کے (کہ کسی دشمن نے آپ کو گھیر لیا ہے یا آپ کو موت آ گئی ہے) ہم گھبرا گئے سب سے پہلا میں خود تھا جو گھبرا گیا تو ہم کھڑے ہوئے میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کیلئے نکلا تو رسول اللہ ﷺ مجھے بنونجار کے ایک باغ میں مل گئے۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا ابو ہریرہ ہے میں نے عرض کیا ہاں، اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ اٹھ کر چلے آئے پھر واپس آنے میں دیر کی تو ہم ڈر گئے کہ کہیں آپ کو ہم سے جدا کر دیا گیا ہو...... الخ

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ ﷺ کو ہر وقت ہر جگہ حاضر نہیں سمجھتے تھے ورنہ رسول اللہ ﷺ کے اٹھ کر چلے جانے اور واپس آنے میں دیر کرنے کی وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان نہ ہوتے کیونکہ وہ سمجھتے کہ اللہ کے رسول ﷺ تو ہمارے درمیان میں تشریف فرما ہیں ہم سے جدا ہی نہیں ہوئے تو واپس آنے کا کیا مطلب؟ کیونکہ آنے جانے کا معاملہ تو اس کا ہوتا ہے جو ہر وقت ہر جگہ موجود نہ ہو اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہو اس کے آنے جانے کا مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے۔

اس لئے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے متعلق ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کو اپنی اصلاح کر کے عقیدے کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے مطابق کر لینا چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ ہر جگہ ہر وقت حاضر و ناظر نہیں ہیں کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کو ہی اللہ تعالیٰ نے معیار ہدایت فرمایا ہے۔

(جاری ہے)

فرمودات قرآن

ترتیب:۔ محمد توصیف شاہ

- ...تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کیلئے کہتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔
- ...کیا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ زبان سے اتنا کہنے پر ہی چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔
- ...لوگو! تم کہیں بھی ہو موت تو تم کو آکر ہی رہے گی۔ اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہی کیوں نہ ہو۔
- ...لوگو! اپنی بہت پاکیزگی نہ جتایا کرو پرہیز گاروں کو وہی خوب جانتا ہے۔
- ...یہ بات طے ہے کہ ظالموں کو کبھی فلاح نہیں ہوتی
- ...جو شخص حال میں مستقبل کی فکر نہیں کرتا وہ مستقبل میں ناکام و نامراد رہتا ہے۔

اقوال زریں

ترتیب: بشیر احمد

- جس شخص میں غور و فکر کی عادت ہے وہ اپنی روح سے کلام کرتا ہے۔
- طنز عینک کی مانند ہے جس میں اپنے سوا ہر چیز نظر آتی ہے۔
- دیدہ دانستہ غلطی قابل معافی نہیں ہوتی۔ (حضرت علی)
- بعض لوگ اچھا بننے کیلئے اتنی کوشش نہیں کرتے جتنی اچھا نظر آنے کی۔
- ظالم کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔